۱۱ء۱ بھارت اور مغربی ممالک

۱۱ء۲ بھارت اور براعظم ایشیا کے دیگر ممالک

۱۱ء۱ بھارت اور مغربی ممالک

ہڑپّا تہذیب کے لوگوں نے مغربی ممالک سے تجارتی تعلقات قائم کیے تھے۔ اسی زمانے سے بھارت کا غیر ممالک سے معاشی اور تہذیبی لین دین جاری تھا۔ افغانستان اور وسطی ایشیا کے کئی ممالک میں بدھ مذہب پھیل چکا تھا۔ ایرانی سلطنت کے زمانے میں بھی بھارت کا مغربی دنیا سے ربط ضبط بڑھنے لگا۔ اس دور کے یونانی مؤرّخین کا بھارت کے بارے میں تجسّس بڑھنے لگا۔ بھارت سے متعلق ان کی تحریروں سے مغربی ممالک کو بھارت کا تعارف حاصل ہوا۔ آگے چل کر سکندر جس راستے سے آیا تھا وہ راستہ بھارت اور مغربی ممالک سے تجارت کے لیے کھل گیا۔ یونانی مجسمہ سازی کے فن کے زیرِ اثر کُشان دَور میں بھارت میں ایک نئے طرزِ فن کو عروج حاصل ہوا۔ اس کو قندھار فن کہتے ہیں۔ قندھار طرزِ فن کے تحت خاص طور پر گوتم بدھ کی

پیرس کے عجائب خانے میں گوتم بدھ کی مورتی ۔ قندھار طرز

مورتیاں تراشی گئیں۔ یہ مورتیاں بالخصوص افغانستان کے علاقے قندھار میں دستیاب ہوئیں اس لیے اس طرز کو قندھار طرز کہا جاتا ہے۔ اس طرز کی مورتیوں کے چہرے مہرے یونانی چہروں مہروں سے ملتے جلتے ہیں۔ ابتدائی دَور میں بھارت میں بنائے جانے والے سکّے یونانی سکّوں کے انداز کے تھے۔

افغانستان میں ہڈّا کے مقام پر استوپ پر قندھار طرز کی سنگ تراشی۔
یونانی لوگوں کا لباس، ایمفورا (ایک قسم کی صراحی) اور ساز

پہلی دوسری صدی عیسوی کے زمانے میں بھارت اور روم کے درمیان تجارت کو کافی فروغ حاصل ہوا تھا۔ اس تجارت میں جنوبی بھارت کی بندرگاہوں کا بڑا حصہ تھا۔ مہاراشٹر میں کولھاپور

اریکا میڈو کے مقام پر ملا ہوا رومن شہنشاہ آگسٹس کا سونے کا سکّہ

کے مقام پر کھدائی میں کانسے کی کچھ اشیا برآمد ہوئیں۔ ان کی بناوٹ رومن طرز کی ہے۔ تامل ناڈو میں اریکا میڈو کے مقام پر

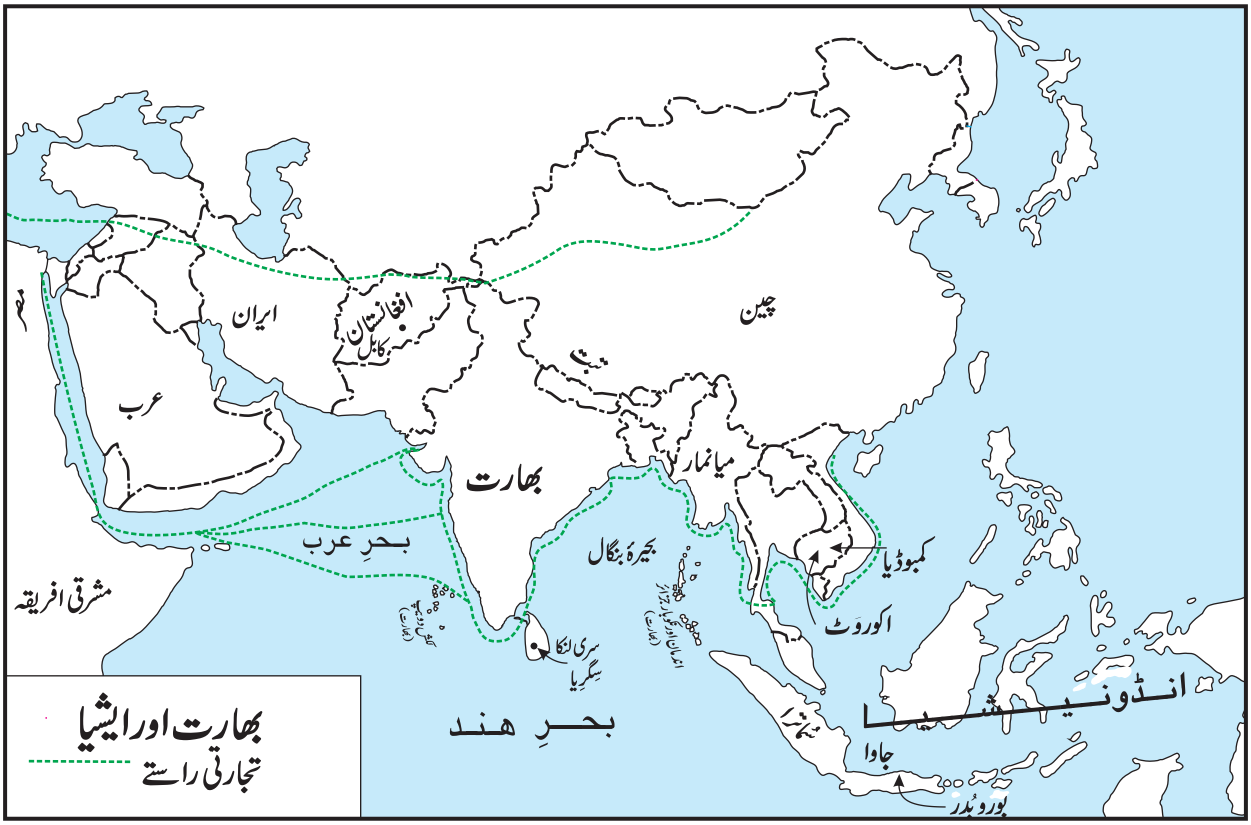

سِگریا کے غار کی دیواری تصویر

بھی کھدائی میں رومن بناوٹ کی کئی اشیا دستیاب ہوئی ہیں۔ دونوں مقامات بھارت اور روم کے درمیان تجارت کے اہم مراکز تھے۔ ایسے کئی تجارتی مراکز کا ذکر اس وقت کے ادب میں پایا جاتا ہے۔ اس تجارت میں مصر کی الیگزینڈریا (سکندریہ) نام کی بندرگاہ بڑی اہمیت رکھتی تھی۔ عرب تاجر بھارت کا مال سکندریہ تک لے جاتے تھے۔ وہاں سے وہ یورپ کے ملکوں میں بھیجا جاتا تھا۔ عربوں نے تجارت کے مال کے ساتھ بھارت کا فلسفہ اور سائنس بھی یورپ تک پہنچایا۔ ریاضی میں صفر کا تصور ساری دنیا کے لیے بھارت کی ایک بڑی دین ہے۔ عربوں نے اس تصور سے یورپ کو متعارف کرایا۔

۲ء۱۱ بھارت اور براعظم ایشیا کے دیگر ممالک

ایشیا کے کئی ملکوں پر قدیم بھارت کی تہذیب کا خاص اثر پڑا تھا۔

سری لنکا : بدھ مذہب کی اشاعت کے لیے سمراٹ اشوک

نے اپنے بیٹے مہیندر اور بیٹی سنگھ مترا کو سری لنکا روانہ کیا تھا۔

سری لنکا کی بدھ کتاب 'مہاونس' میں ان دونوں کے نام کا ذکر ہے۔ سنگھ مترا اپنے ساتھ بودھی پیڑ کی شاخ لے گئی تھی۔ سری لنکا میں انورادھ پور کے مقام پر جو بودھی پیڑ ہے وہ اسی شاخ سے پھولا پھلا ہوگا ایسا وہاں کی روایت کے مطابق تسلیم کیا جاتا ہے۔ سری لنکا کے موتی اور دوسری قیمتی اشیا کی بھارت میں بڑے پیمانے پر مانگ تھی۔ وہاں کے سگریا نامی مقام پر پانچویں صدی عیسوی میں راجا کشیپ نے غار ترشوائے تھے۔ ان غاروں کی دیواروں پر بنی ہوئی تصویروں کی طرز، اجنتا کی طرزِ تصویر سے ملتی جلتی ہے۔ سری لنکا میں لکھی ہوئی بدھ مذہب کی کتابیں 'دیپ ونس' اور 'مہاونس' بھارت اور سری لنکا کے باہمی تعلقات پر روشنی ڈالتی ہیں۔ یہ کتابیں پالی زبان میں لکھی گئی ہیں۔

چین اور دیگر ممالک : زمانۂ قدیم ہی سے بھارت اور چین میں تجارتی تہذیبی تعلقات قائم ہو چکے تھے۔ سمراٹ ہرش وردھن نے چین کے دربار میں سفیر بھیجا تھا۔ چین میں تیار ہونے والے ریشمی کپڑے کو بھارت میں 'چیناں شک' کہا جاتا تھا۔ بھارت میں 'چیناں شک' کی زبردست مانگ تھی۔ قدیم بھارت کے تاجر یہ 'چیناں شک' مغربی ملکوں کو بھیجا کرتے تھے۔ یہ تجارت خشکی کے راستے سے ہوا کرتی تھی۔ اس راستے کو 'ریشم شاہراہ' بھی کہا جاتا تھا۔ بھارت کے کچھ پرانے مقامات اس ریشم شاہراہ سے جڑے ہوئے تھے۔ ان میں ایک مقام مہاراشٹر کا ممبئی کے قریب واقع نالا-سوپارا تھا۔ بھارت میں آنے والے بدھ بھکّھو فاہیان اور ہیون سانگ ریشم شاہراہ ہی سے آئے تھے۔

پہلی صدی عیسوی میں چینی سمراٹ (خاقانِ اعظم) 'مِنگ' کی دعوت پر بدھ بھکّھو دھرم رکھشک اور کشیپ ماتنگ چین گئے۔ انھوں نے کئی بھارتی بدھ کتابوں کے چینی زبان میں ترجمے کیے۔ اس کے بعد چین میں بدھ مذہب کی اشاعت میں تیزی آ گئی۔ بدھ مذہب جاپان، کوریا، ویتنام تک جا پہنچا۔

جنوب مشرقی ایشیا کے ممالک : پہلی صدی عیسوی میں کمبوڈیا ملک میں 'فُنان' نامی پرانی حکومت کی بنیاد پڑی۔ چینی روایت کے مطابق اس حکومت کو 'کونڈنیہ' نامی بھارتی نے قائم کیا تھا۔ فنان کے لوگوں کو سنسکرت زبان کا علم تھا۔ اس زمانے کا ایک کندہ کتبہ ملا ہے۔ وہ کتبہ سنسکرت زبان میں ہے۔ جنوب مشرقی ایشیا کے دیگر ملکوں میں بھی بھارت نژاد لوگوں کی چھوٹی چھوٹی حکومتیں قائم تھیں۔ ان حکومتوں کی وجہ سے بھارتی تہذیب جنوب مشرقی ایشیا میں پھیلتی رہی۔

جنوب مشرقی ایشیا کے فنونِ لطیفہ اور تہذیبی زندگی پر بھارتی تہذیب کے اثرات دِکھائی دیتے ہیں۔ آج بھی انڈونیشیا میں رامائن اور مہابھارت کی کہانیوں پر مبنی رقص اور ڈرامے مقبولِ عام ہیں۔ جنوب مشرقی ایشیا کی حکومتوں پر بھارتی تہذیب کا اثر بتدریج بڑھتا گیا۔ پرانے زمانے میں بدھ مذہب میانمار، تھائی لینڈ اور انڈونیشیا وغیرہ میں پہنچ گیا۔ بعد کے زمانے میں شیو اور وشنو کے مندر بھی تعمیر کیے گئے۔

اس سال ہم نے ۳۰۰۰ ق۔م سے آٹھویں صدی عیسوی تک بھارت کی تاریخ کا جائزہ لیا۔ اگلے سال ہم نویں صدی عیسویں سے اٹھارہویں صدی عیسوی تک کی تاریخ پڑھیں گے۔ نویں صدی عیسوی سے اٹھارہویں صدی عیسوی تک کے زمانے کی تاریخ کو 'زمانۂ وسطیٰ کی تاریخ' کہتے ہیں۔

مشق

(۱) پہچانیے تو بھلا!

۱۔ رومن بناوٹ کی چیزیں برآمد ہونے کا مقام۔

۲۔ کُشان کے عہد میں بھارت میں ایک نئے طرزِ فن کا آغاز ہوا، وہ طرز۔

۳۔ مہاونس اور دیپ ونس کتابوں کی زبان۔

۴۔ پرانے زمانے کے وہ ممالک جہاں بدھ مذہب کی اشاعت ہوئی۔

(۲) غور کرکے لکھیے :

۱۔ جنوب مشرقی ایشیا پر بھارتی تہذیب کے اثرات دِکھائی دیتے ہیں۔

۲۔ چین میں بدھ مذہب کی اشاعت میں تیزی آئی۔

(۳) آپ کیا کریں گے؟

آپ کو اپنے پسندیدہ مشغلے کو انجام دینے کا موقع ہاتھ آئے تو آپ کیا کریں گے؟

(۴) تصویر کو بیان کیجیے۔

سبق میں دی ہوئی افغانستان کے ہڈّا نامی مقام پر استوپ پر قندھار طرز کی سنگ تراشی کا مشاہدہ کرکے تصویر کو بیان کیجیے۔

(۵) مزید معلومات حاصل کیجیے۔

۱۔ قندھار طرز

۲۔ ریشم شاہراہ

(۶) سبق میں بیان کیے ہوئے جنوب مشرقی ملکوں کو نقشے کے خاکے میں دِکھائیے۔

سرگرمی :

اپنے پسندیدہ فن کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے اور اسے جماعت میں پیش کیجیے۔

***

5MF5BN